سوال:

1. عقیدہ کی اہمیت واضح کیجیے اور بتائیے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اس سے اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں؟

2. قیامِ آخرت کے فقہی اور عقلی دلائل بیان کرتے ہوئے ایک منظم معاشرے کی تشکیل میں اس عقیدے کے کردار پر بحث کیجیے۔

3. عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے۔ انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات پڑتے ہیں؟

اہم نکات:

1. تعارف
2. قرآن مجید سے عقیدہ آخرت پر دلائل
3. انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات
4. عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات
5. خلاصہ بحث

تعارف:

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارکردگی کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے میں ہی یہ پتا چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس لیے ایک دن مقرر کیا گیا ہے جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگیوں کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جائے۔ اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں۔ اس دن کے دیگر نام بھی درج ذیل ہیں:

یوم القیامۃ (قیامت کا دن)

یوم الدین (جزا کا دن)

یوم البعث (دوبارہ اٹھنے کا دن)

انسان کے مشاہدے کے مطابق ہزاروں لوگ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ اس طرح انسانی تاریخ میں اربوں لوگ آئے اور چلے گئے۔ سائنس دان بھی "Big Crunch" تھیوری کے تحت اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ساری کائنات ایک دن اپنا توازن کھو دے گی اور تمام اشیا ایک دوسرے سے ٹکرا کر تباہ ہو جائیں گی۔

عقیدہ آخرت

آخرت قرآن و حدیث کی نظر میں:

آیات قرآنیہ:

→ ترجمہ: اور آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے (سورۃ الحدید: 20)

→ ترجمہ: جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا میں دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ (سورۃ الشوریٰ: 20)

→ ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ جس چیز کا تمہیں خوف دلایا جا رہا ہے وہ سچی ہے اور بُرے اعمال ضرور پیش آنی ہے
(سورۃ الذاریات: 65)

→ ترجمہ: اور یہ کہ دوسری زندگی عطا کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (سورۃ النجم: 47)

→ ترجمہ: منکرین نے یہ خیال کیا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ہرگز دوبارہ نہ اٹھائے جائیں گے۔ ان سے کہو "نہیں میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر ضرور تمہیں بتایا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) کیا کچھ کیا ہے اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔"
(سورۃ التغابن: 7)

→ پس وہ ضرور پوچھیں گے "کون ہے وہ جو ہمیں (زندگی کی طرف) پلٹا کر لائے گا؟" جواب میں کہو "وہی جس نے پہلی بار تم کو پیدا کیا" (سورۃ بنی اسرائیل: 51)

→ ترجمہ : لیکن بدحال جو بدبخت ہوں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔ (سورۃ ہود : 106)

→ ترجمہ : اور وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے تو وہ جنت میں جائیں گے۔ (سورۃ ہود : 108)

احادیث نبویہ:

→ حضور اکرم نے ہر شخص کا فرمایا کہ
"تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے" کسی کا جنت میں اور کسی کا دوزخ میں"

→ حضور اکرم نے فرمایا کہ
"آدمی کا سارا جسم گل جاتا ہے مگر ریڑھ کی ہڈی کا ایک سرا اور اسی سے (قیامت کے روز) آدمی کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے گا۔"

ترجمہ:

اور اللہ نے تمہیں زمین سے عجیب طرح اگایا ہے

پھر وہ تمہیں اس میں لوٹا دے گا

اور تمہیں ایک نئی پیدائش میں لوٹا کر دے گا (سورہ نوح 18-17)

* انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

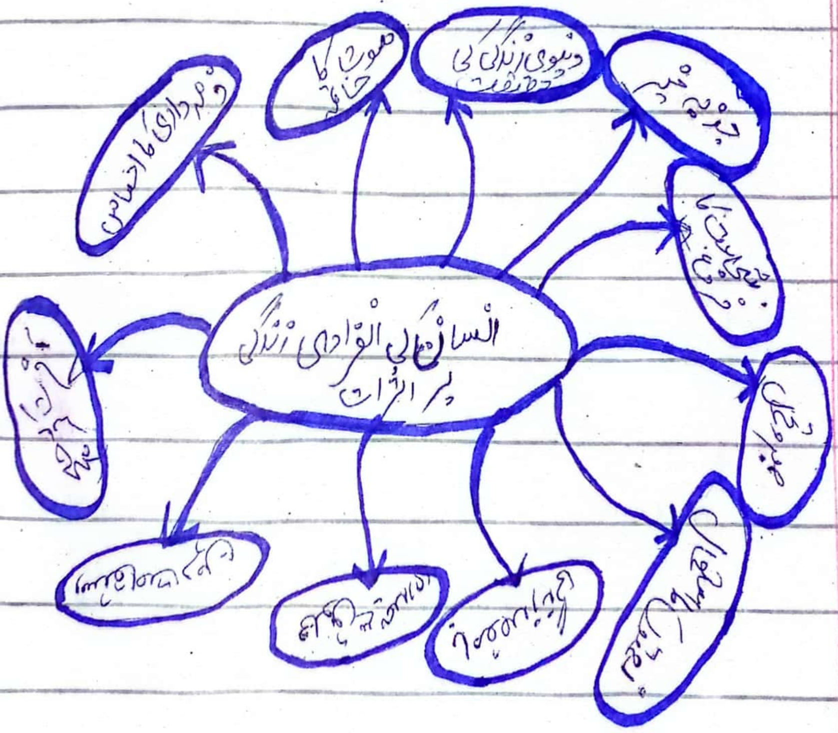

1- دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کر لینے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح کھیل کود کا میدان

میدان سمجھتے ہوئے زندگی کا مقصد یہ نہیں ٹھہراتا کہ "کھاؤ، پیو اور خوش رہو" اور نہ ہی یہ سمجھتا ہے کہ "دنیا دکھوں کا گھر ہے" بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشادِ الٰہی کے مطابق یہ ٹھہراتا ہے کہ

"اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

2- موت کے خوف کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ جانا ہی جانا ہے۔

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

3- ذمہ داری کا احساس:

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے جواب دہی کا احساس نہیں رہتا۔ عقیدہ آخرت کو تسلیم کر لینے سے انسان میں احساس ذمہ داری فروغ پاتا ہے کیونکہ اسے اپنے اچھے برے اعمال کا بدلہ ملنے کا

وطنتہ یقین ہوتا ہے۔ اور وہ جان لیتا ہے کہ

ترجمہ: "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

۴۔ آخرت کو ترجیح:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان دنیاوی زندگی میں ہر کام آخروی زندگی کی جزا و سزا کو پیش نظر رکھ کر کرتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ ایک روز اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔"
(سورۃ البقرہ: ۲۲۳)

۵۔ جذبہ کا فروغ:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ آخرت میں بھی نیکیاں اور بھلائیاں اس کی فلاح و کامیابی کا باعث ہوں گی۔ اس طرح انسان میں جذبہ خیر کو فروغ نصیب ہوتا ہے اور ہر ایک کی بھلائی اور بہتری چاہنے لگتا ہے۔

۷۔ شجاعت کا فروغ:۔

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیا کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے کیونکہ اس کے دل میں جب خوفِ خدا پیدا ہو جاتا ہے تو تمام دنیا خداؤں کے خوف دل سے رفع ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۸۔ نعمتوں کا صحیح استعمال:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنی جان، مال اور اولاد اور دیگر تمام نعمتوں کو رضائے الٰہی اور آخروی اجر کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتا ہے۔

۸۔ بامقصد زندگی، کامیاب آخرت:

درحقیقت آخرت پر ایمان سے ساری زندگی انسان کی بامقصد ہو جاتی ہے۔ وہ خود بھی اپنی زندگی سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور دوسرے بھی اس سے خیر پاتے ہیں اور خیر کی توقع رکھتے ہیں۔ عقیدہ آخرت سے جہاں انسان کی دنیاوی زندگی بامقصد اور احسن بن جاتی ہے۔ وہاں اسے یہ یقین بھی ہو جاتا ہے کہ اسے روزِ محشر شرمندگی نہیں اٹھانا پڑے گی بلکہ خدا کی رضا اور اس کا انعام میسر آئے گا۔

۹۔ صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے قانون کی پاسداری کا جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ قانون توڑنے سے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق متاثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے والا فرد سوچتا ہے اگر آج میں قانون سے بچ گیا تو روزِ محشر نہیں بچ سکوں گا۔

۱۰۔ مخلوق سے ہمدردی:

اللہ کا ڈر اور اس سے محبت دونوں جذبات ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ انھیں دونوں جذبات سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے جب جزا کی امید ہوتی ہے اور عذاب سے بچنے کی تمنا تو انسان اللہ کی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

عقیدۂ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

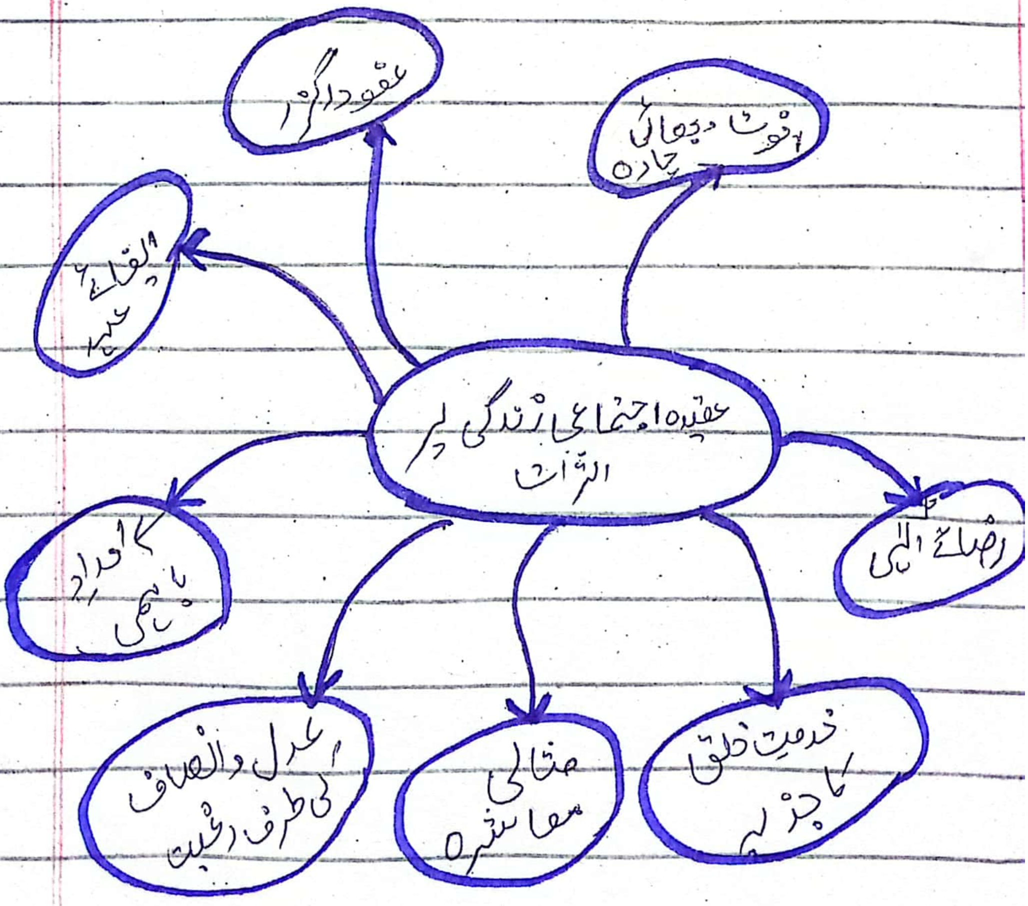

خلاصہ بحث:

اللہ تعالیٰ جہاں پر احسان و رحیم ہے وہاں پر وہ با اختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف ظاہر ہوتا رہتا ہے لیکن آخرت میں اس کے انصاف کا کامل ظہور ہو گا۔ آخرت میں کسی کے پاس سوائے حکم الٰہی مان لینے کے اور چارہ کار نہیں ہو گا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے کی جگہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل میں بھی ظاہر ہو۔ یقیناً اس سے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو فروغ ملے گا اور برے اعمال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ زمین کا انصاف سے بھر جانا آخرت میں جہنم سے آزادی کا پروانہ ہو گا۔

"رحمت وسیع، عدل مطلقہ، یہ دنیا آزمائش، عمل کا وقت، ایمان کا ثمر، عدل کا قیام، جہنم سے نجات کا پیام۔"